

NRT/KS/19/5813

Bachelor of Arts (B.A.) Third Semester Examination

URDU

Compulsory

(Other Language)

Time : Three Hours]

[Maximum Marks : 80

سوال نمبر ۱۔ مثنوی پر چم چند کے حالات زبانی لکھیے۔ نیز "ول غنم" کی روشنی میں ان کے طرز نگارش کا جائزہ لیجئے۔

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے (کوئی چار) :—

(۱) شیریں کو کون قتل کر چاہتا تھا اور کیوں؟

(۲) ٹلی والا اور شیریں کے درمیان کیا گفتگو ہوتی ہے؟

(۳) جگن تھ کون تھا اور ٹلی والا سے کیا گفتگو کر رہا تھا؟

(۴) کرنل امر تھ اور شیریں کے درمیان کیا تعلق تھا؟

(۵) شیریں کے قتل کی سازش کو کون بے بکرت ہے اور کس طرح؟

(۶) بجلی جانے کے بعد ہال میں کیا ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ (الف) درج ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے (کوئی دو) :—

8

(۱) یہاں نئی آواز تھی۔ بے خوف اور مانوس آواز۔ لیکن اس آواز میں لاکھوں نوجوان لڑکے لڑکیوں کو اپنے دل کی دھڑکن کی صدائے زگشت سنائی دی۔ اپنی اس روایت کو ساحر نے اپنی دوسری نظموں میں جن میں سے زیادہ مشہور (م. م) 'چکلے' ہے۔ قرار رکھا۔ یہاں آئینہ ہے جس میں سماج کے منہا دب عزت طبقے کو اس کے جسم کے رستے ہوئے سورا دکھائے گئے ہیں ساحر نے اپنی نشتر زنی کو اپنی شاعری میں ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ان فلمی گانوں میں بھی ڈال دیے جو پہلے صرف دلکش اور شیریں کہلاتے تھے۔ اچھا ساحر کو ہمیشہ یہ موقع نہیں کہ وہ فلموں میں من پسند گیت لکھ سکے۔ پھر بھی اس نے ایسے بہت کم گانے لکھے ہیں جو عام اصطلاح میں فلمی گانے کہلاتے ہیں۔

(۲) یہ ساحر کی شخصیت کا عجیب اور دلچسپ رخ ہے۔ خانی حالات کچھ ایسے تھے کہ ساحر کی پرورش اس کی والدہ نے تنہا کی تھی اور وہ ہمیشہ مروت پر رہا۔ عشق میں وہ محبوب زیادہ رہا ہے اور عاشق کم۔ اس لئے اس کی اپنی ذات اور اپنی شاعری اس کا سے زیادہ محبوب موضوع سخن تھا۔ یہ چیز اس کی فطرت بن چکی تھی۔ جس کو فلمی کامیابی نے اور بھی چمکادی۔ یہیں سے ساحر کی شاعری میں واسو کے انہن کا سراغ ملتا ہے جس کو اس نے اتنی پسند کر دیا۔ اپنے زمانے کے واسو لکھنے والے شعراء محبوب کو اس کی بے وفائی کا طعنہ دیتے تھے اور

اس کے حسن اور جوانی کے زوال کا خوف اس کے دل میں پیدا کرتے تھے۔ ساحر نے اس میں ایہ طبقاتی پہلو شامل کر دی اور شاعری کی اسیر معشوقہ کو غریب شاعر کے طنز کا شکار بنا دیا۔ یہ چیز نوجوانوں کو اچھی لگتی تھی۔

(۳) نئے تعلیم، نئے تجربے اور نئے زاویے آئی نئی اور شاداب زندگی کے حصول میں ہمارے لئے معمہ ہے۔ ہوں تو ان کی ترقی و ترق اور عروج کون کافر مسرور نہ ہوگا، لیکن آہر تجربہ نئی۔ اپنے ہمراہ لائے تو اسے ایسے لمحے کے لئے بھی داتا نہیں کیا جاسکتا۔ اردو ادب کا دور بے شمار خوبیوں اور بہت سی عیبوں کا ہے۔ لیکن مدتوں کی محکومی سے ہماری قوتیں اتنی شل ہو چکی ہیں کہ ہم خوبی اور میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور آئی کوئی ننھا سا امتیاز محسوس بھی ہوتا ہے تو قانون یہ ہے۔ سماج کے خوف کے مارے ذہنوں میں ہی گھٹ کر بود ہو جاتا ہے۔ عجیب و غریب استعاروں میں گفتہ بہ جنسی حرکات کی تفصیلیں، نہایت بھونڈی تمثیلوں میں پتہ اظہار خیال اور ابہام کی وہ شدت کہ خود شاعر کا مطلب نہ سمجھائے تو پڑھنے والے ان بھولوں میں مرتے دم سر پٹختے رہ جا۔

- 8 (ب) درج ذیل میں سے کسی ایک نگار کے سوانح لکھتے ہوئے ان کی ادبی مات پر روشنی ڈالیے: —
- (۱) علی سردار جعفری
(۲) احمد یمن قاسمی
(۳) خواجہ احمد عباس

- 8 سوال نمبر ۴۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح بحوالہ شاعر کیجئے (کوئی دو): —
- ۱۔ گوتم نے آ و دی اس معبد کہن کو سرمہ نے اس زمیں پہ صدقے کیا وطن کو
اکبر نے جام الفت بخشا اس انجمن کو سینچا لہو سے اپنے رانے اس چمن کو
- ۲۔ تیر حوادث مجھ پہ چلے بھی مجھ پہ پڑے بھی صدمے ٹلے بھی
نقشے بے بھی دیکھے بھلے بھی طوفان بھی آئے اور زلزلے بھی
- ۳۔ د کے تیر تھوں سے او ہوا اپنا تیر تھ دامن آسمان سے اس کا کلس دیں
ہر صبح اٹھ کے گا وہ بیٹھے بیٹھے سارے پجاریوں کو مے پیہ کی پلا دیں

- 8 (ب) کسی ایک کا خلاصہ تحریر کیجئے: —
- (۱) خاک ہند
(۲) اذان ہمالہ
(۳) شوالہ

16

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے:—

- (۱) رمانہ تھ کے کردار پر روشنی ڈالیے۔
- (۲) ساحر نوجوانوں میں مقبول کیوں تھے؟
- (۳) چکبست کی شاعری کا محور کیا ہے؟
- (۴) سعادت حسن منٹو کی ڈرامہ نگاری پر روشنی ڈالیے۔